141250 ـ نماز تراويح ميں امام كے ساتھ نماز عشاء ادا كرنا اور چاروں ركعات امام كے ساتھ ادا كرنا

سوال

ميرى عشاء كى نماز رہ گئى جب ميں مسجد گيا تو امام صاحب نماز تراويح شروع كر چكے تھے ميں نے عشاء كى نيت سے امام كے ساتھ دو ركعت ادا كيں اور امام نے سلام پھير ديا ليكن ميں بيٹھا رہا اور سلام نہيں پھيرا اور جب امام نے نماز شروع كى تو ميں اس كے ساتھ كھڑا ہو گيا اور اپنى عشاء كى نماز امام كے ساتھ مكمل كى يعنى چوتھى ركعت ميں امام كے ساتھ سلام پھيرى كيا يہ طريقہ صحيح ہے اور اگر صحيح نہيں تو مجھ پر كيا لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نفلى نماز پڑھانے والے امام كے پيچھے فرضى نماز كے بارہ ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے، اس مسئلہ ميں علماء كرام كے مختلف اقوال ہم سوال نمبر (79163) كے جواب ميں بيان كر چكے ہيں.

امام شافعى رحمہ اللہ اور ابن منذر رحمہم اللہ اس كے جواز كے قائل ہيں، اور امام احمد سے بھى ايك روايت يہى ہے، اور مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ نے بھى يہى قول اختيار كيا ہے.

سوال ميں وارد شدہ مسئلہ كے جواز ميں ہم نے ان حضرات سے جواز نقل كيا ہے كہ نماز تراويح ادا كرنے والے امام كے پيچھےنماز عشاء ہو جاتى ہے ليكن مقتدى امام كے سلام پھيرنے كے بعد اپنى نماز اكيلے ہى پورى كريگا.

اور جو كچھ سائل نے كيا ہے كہ وہ امام كے سلام پھيرنے كے بعد بيٹھا رہا اور جب امام نے دوبارہ تراويح شروع كيں تو وہ پھر ساتھ مل گيا اور دوسرى دو ركعات بھى امام كے ساتھ ہى ادا كر كے امام كے ساتھ سلام پھيرا تو اس ميں دو قول ہيں:

اگر كوئى شخص اكيلے نماز شروع كر دے تو كيا اس كے ليے امام كے ساتھ جماعت كى اقتدا كرنى جائز ہے يا نہيں ؟

كچھ علماء كرام اس كے منع كے قائل ہيں، اور كچھ كے ہاں ايسا كرنا صحيح ہے.

اس فعل كے بارہ ميں شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نےتوقف اختيار كيا ہے.

نفل ادا کرنے والے کے پیچھے فرض ادا کرنے کا جواز بیان کرتے ہیں جس میں یہ بھی ہے کہ نماز تراویح ادا کرنے والے پیچھے نماز عشاء کا جواز ہے، شیخ کا کہنا ہے:

میں جس میں توقف کر رہا ہوں وہ یہ کہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد مقتدی کا انتظار کرنا کہ امام دوسری دو رکعت شروع کر دے اور وہ امام کے ساتھ نماز مکمل کریں، اس میں توقف کر رہا ہوں.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو تم پاؤ وہ ادا کر لو، اور جو رہ جائے اسے پوری کر لو"

اس حدیث سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ امام کے ساتھ ادا کرنے والے شخص کی جو نماز رہ گئی ہے وہ اکیلا ہی پوری کر لے، یعنی وہ انتظار نہ کرے کہ امام دوسری دو رکعت شروع کرے تو وہ اس کے ساتھ اپنی چار رکعات مکمل کرے.

بلکہ ہم کہتے ہیں کہ: جب امام نے سلام پھیر دی جس کے ساتھ آپ ملے ہو تو آپ باقی مانندہ پوری کر لیں اور اس کے دوسری رکعات شروع کرنےکا انتظار مت کریں " انتہی

فتاوی نور علی الدرب. کیسٹ نمبر (15) دوسری سائڈ.

امام نووی رحمہ اللہ نے اس کے جواز کو راجح قرار دیتے ہوئے کہا ہے:

اور اگر وہ تراویح کے پیچھے نماز عشاء ادا کرے تو جائز ہے، جب امام سلام پھیر دے تو وہ باقی مانندہ دو رکعت ادا کر لے، اور بہتر یہی ہے کہ وہ باقی مانندہ دو رکعت اکیلے ہی ادا کرے.

اور اگر امام دوسری دوتراویح کے لیے کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے باقی مانندہ نماز عشاء کی دو رکعت کی بھی امام کے ساتھ ادا کرنے کی نیت کی تو جس نے اکیلے نماز شروع کی اور پھر امام کی اقتدا کی نیت کر لی تو اس کے جواز میں دو قول ہیں، اور صحیح یہی ہےکہ ایسا صحیح ہے " انتہی

دیکھیں: المجموع شرح المہذب (4 / 270).

اس بنا پر نماز صحیح ہے، اور آپ کےذمہ اس نماز کا اعادہ نہیں، لیکن افضل یہی ہے کہ آئندہ آپ باقی مانندہ نماز اکیلے ہی پوری کریں، اور دوبارہ امام کےساتھ مت ملیں.

سائل پر نماز کا اعادہ نہیں اور نہ ہی اس پر دو رکعات لوٹانا لازم ہیں، اس نے امام کے پیچھے تراویح میں جو کیا ہے وہ صحیح ہے.

لیکن ہماری رائے ہے کہ بہتر یہی ہے کہ وہ اپنی باقی مانندہ نماز اکیلا ہی مکمل کرے، اور اگر وہ باقی مانندہ دو رکعت میں امام کے ساتھ دوسری دو رکعت تراویح میں اقتدا کرتا ہے تو جائز ہے.

واللہ اعلم .